

## 31778- طلاق میں بیوی کو علم ہونا یا اس کی موجودگی شرط نہیں

### سوال

میری طلاق کو تین برس ہو چکے ہیں، اور سب معاملات و کیل کے ذریعے مکمل ہوتے، میرے سابقہ خاوند نے مناقبہ اور بات چیت سے انکار کر دیا اسی لیے ہمارے مابین معاهده ٹے پایا۔

میں جو یہ جاننا چاہتی ہوں وہ یہ کہ اس نے اب تک مجھے طلاق کا کلمہ نہیں کہا، اب کچھ لوگ مجھے کہتے ہیں کہ اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ میرے سامنے طلاق کا لفظ بولے، میری گزارش ہے کہ آپ اس کی وضاحت کریں کیونکہ مجھے اس سے بہت پریشانی ہے؟

### پسندیدہ جواب

طلاق کے لیے یہ کوئی شرط نہیں کہ خاوند اپنی بیوی کے سامنے طلاق کے الفاظ کے لفظ کے، اور نہ ہی یہ شرط ہے کہ بیوی کو اس کا علم ہونا چاہیے، جب بھی آدمی نے طلاق کے الفاظ بولے یا پھر طلاق لکھ دی تو طلاق صحیح ہو گی اگرچہ اس کا بیوی کو علم نہ بھی ہو۔

اگر آپ کے خاوند نے طلاق کے سارے معاملات و کیل کے پاس مکمل کر لیے ہیں تو یہ طلاق صحیح ہے اور واقع ہو چکی ہے۔ آپ اس کی تفصیل کے لیے سوال نمبر (9593) اور (20660) کا مراجحہ کریں۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا گیا:

ایک آدمی اپنی بیوی سے لمبے عرصے میں نائب رہا اور اسے طلاق دے دی جس کا علم صرف اسے ہی ہے، اور اگر وہ اپنی بیوی کو نہ بھی بتائے تو کیا یہ طلاق واقع ہو گی؟

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا:

طلاق واقع ہو جائے گی، اگرچہ بیوی کو اس کا نام بھی بتائے تو پھر بھی وہ طلاق واقع ہو جائے گی، اگر آدمی طلاق کے الفاظ بولتے ہوئے یہ کہے: میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی، تو اس سے اس کی بیوی کو طلاق ہو جائے گی، چاہے بیوی کو علم ہو یا نہ ہو۔

اور اس بنا پر فرض کریں اگر اس بیوی کو طلاق کا علم تین حیضن گز رجانے کے بعد ہوا تو اس طرح اس کی عدت ختم ہو چکی ہو گی حالانکہ اس کا علم نہیں تھا۔

اور اسی طرح اگر کوئی آدمی فوت ہو جائے اور اس کی بیوی کو خاوند کی فوتگی کا علم عدت گزرنے کے بعد ہوا تو اس پر کوئی عدت نہیں اس لیے کہ عدت کی مدت تو پہلے ہی گزرنچکی ہے۔ اہ فتاویٰ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ (2/804)۔

واللہ اعلم۔